© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

افسوس ہے معاہدۂ رکچھ جس سے توقع تھی کہ دونوں پڑوسی ملکوں میں تعلقات کی خوشگواری اور بہتری کی فضا قائم ہوگی اور آپس کے اختلافی معاملات ومسائل خوش اسلوبی کے ساتھ طے ہوجائیں گے۔ ابھی اس معاہدہ کی روشنائی خشک بھی نہیں ہونی تھی کہ اعلانِ جنگ کے بغیر دونوں ملکوں میں شدید جنگ چھڑ گئی۔ کوئی شخص اس سے انکار نہیں کرسکتا کہ اس کا اولین سبب پاکستان کی طرف سے مسلح اور غیر مسلح مداخلت کاروں کا بہت بڑی تعداد میں جنگ بندی کی لائن کو عبور کرکے غیر قانونی طور پر کشمیر میں پہونچ جانا اور یہاں گڑبڑ مچانا، اور تخریبی کارروائی کرنا ہے۔ یہ ایسی صاف اور واضح بات ہے کہ اقوام متحدہ کے مشاہدین کے سربراہ نے اپنی رپورٹ میں اس کا اعتراف کیا ہے، اور اسی رپورٹ کی بنیاد پر عالمی حفاظتی کونسل کے جنرل سکریٹری یوتھان نے جو اپنی رپورٹ مرتب کی ہے اس میں اس کی تصدیق کی ہے جب جنگ چھڑ جاتی ہے تو زمانۂ امن کی تمام اخلاقی قدریں بدل جاتی ہیں اور ان کی جگہ دوسری قدریں لے لیتی ہیں۔ زمانۂ امن میں جو فعل سب سے زیادہ قبیح اور حد درجہ لائقِ مذمت سمجھا جاتا ہے، جنگ میں وہ لائقِ تحسین اور سزاوارِ مدح و ستائش بن جاتا ہے، اس لئے اب یہ کہنا فضول ہے کہ کس نے کیا کیا؟ کس نے کتنی تباہی مچائی؟ اور کس نے غنیم کو کتنا نقصان پہونچایا؟ دیکھنا یہ چاہئے کہ شروعات کس نے کی؟ اور پہل کس کی طرف سے ہوئی۔ عربی کا مشہور مقولہ ہے "البادی اظلم" اس کے مطابق اصل ذمہ داری اُس کی ہے جس نے پہل کی ہے۔

اب اگرچہ حفاظتی کونسل کی مداخلت اور اُس کی تجویز کی بنیاد پر فائر بندی ہوچکی ہے لیکن کشمکش اور کشیدگی میں کمی ہونے کے بجائے زیادتی ہی ہورہی ہے اور جیسا کہ دونوں ملکوں کے سربراہوں نے بار بار کہا ہے اس بات کا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اندیشہ ہے کہ جنگ پھر چھڑ جائے اور اس میں شبہ نہیں کہ اگر خدانخواستہ جنگ پھر ہوئی تو یہ پہلی جنگ سے بھی شدید تر ہوگی۔ دونوں طرف اشتعال حد سے زیادہ ہے، اور اس وقت تک کوئی صورت سمجھوتہ اور مصالحت کی سامنے نہیں آئی ہے، لیکن حق یہ ہے کہ فائر بندی کا یہ وقفہ احتساب نفس اور اپنے دلوں کو ٹٹولنے کا ہے، جب آدمی غصہ میں ہوتا ہے تو حقائق سے اُس کی آنکھیں بند ہوجاتی ہیں وہ اپنے نفع نقصان کو بالکل نہیں سمجھتا۔ اور بسا اوقات وہ اپنے غم و غصہ کا خود ہی شکار ہوجاتا ہے، سوچنے اور ٹھنڈے دل و دماغ سے غور کرنے کی بات یہ ہے کہ پاکستان کو اس جنگ سے کیا فائدہ ہوا۔؟ کیا اس سے کشمیر کا مسئلہ حل ہوگیا ؟ کیا اُس کی من مانی مراد حاصل ہوگئی ؟ جنگ میں جو عظیم نقصانات اور خسارے ہوئے ہیں۔ جن کے اثرات ایک مدت تک دُور نہیں ہوسکتے اُن سب کے باوجود آج بھی صورتِ حال یہ ہے کہ مجلسِ اقوامِ متحدہ سے اپیل کی جارہی ہے کہ وہ کشمیر کے مسئلہ کا کوئی کامیاب اور مؤثر حل پیدا کرے، اس بناء پر وہ ہزاروں فوجی جو میدانِ جنگ میں کام آگئے اور وہ ہزاروں عوام جو گھر سے بے گھر اور اپنے املاک و جائدادوں سے محروم ہوکر خستہ و خراب اور تباہ و برباد ہوگئے اُن کی روحیں یہ پوچھنے کا حق رکھتی ہیں کہ جب کشمیر کا مسئلہ مجلسِ اقوامِ متحدہ سے ہی طے کرانا تھا تو یہ کام جنگ کے بغیر بھی ہوسکتا تھا اس خوں ریزی اور ہلاکت انگیزی کی ضرورت کیا تھی؟ اور یہ سارا ہنگامۂ فتنہ و شر کس لئے برپا کیا گیا ؟ جنگ میں جو کام آگئے وہ تو کام آہی گئے، لیکن اس جنگ کا اثر پورے ملک کی اقتصادیات اور ترقیاتی منصوبوں، سیاسی زندگی اور بین الاقوامی تعلقات پر جو کچھ پڑے گا اسے کوئی ہوشمند انسان نظر انداز نہیں کرسکتا، تو اب سوال یہی ہے کہ یہ سارے پاپڑ آخر کس لئے بیلے گئے تھے ؟ دنیا کے تمام اربابِ بصیرت کا متفقہ فیصلہ ہے کہ پہلے زمانہ میں جنگ سے کسی بات کا فیصلہ قطعی طور پر ہوگیا ہو تو ہوگیا ہو، لیکن آج کل کے حالات میں یہ بالکل ناممکن ہے۔ اب جنگ سے کوئی معاملہ حل نہیں ہوتا بلکہ اور الجھ ہی جاتا ہے، اس عام رائے کے علاوہ چونکہ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے اس لئے نامناسب نہ ہوگا اگر ہم اس موقع پر اس کی توجہ قرآن مجید کی اُس آیت کی طرف منعطف کرائیں جس میں صاف طور پر حکم دیا گیا ہے کہ مسلمانوں کو جنگ و جدال کے بجائے اپنے مخالفین کے دل کو فتح کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ارشاد ہے:

وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ   اور اچھائی اور برائی دونوں برابر نہیں ہیں، تم اپنے سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ	مدافعت ایسے طریقہ سے کرو جو سب سے بہتر ہو تاکہ
بَیْنَکَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ۝	تمہارا دشمن بھی تمہارا پکا دوست بن جائے اور (ہاں) اس
وَمَا یُلَقّٰهَاۤ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَمَا	راستہ پر وہی لوگ چلتے ہیں جو صبر کرنے والے ہوتے ہیں اور
یُلَقّٰهَاۤ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ۝	وہ چلتے ہیں جو بڑے خوش نصیب ہوتے ہیں۔

اس فرمانِ خداوندی کی روشنی میں جذبات پر قابو رکھ کر ایک مسلم مملکت کو غور کرنا چاہیے کہ اُس کا برتاؤ اپنے قریبی ہمسایہ ملک سے جس میں پانچ ساڑھے پانچ کروڑ مسلمان بھی رہتے ہیں کیا ہونا چاہیے۔

علاوہ ازیں ہمیں اپنی گورنمنٹ سے بھی یہ کہنا ہے کہ اصل امرِ متنازع فیہ کے بارہ میں اُس کی پالیسی، اُس کے بیانات اور اعلانات اب تک قطعی طور پر صاف اور واضح نہیں ہیں اور اُن میں مکمل ہم آہنگی اور مطابقت نہیں ہے۔ سوال یہ ہے۔ کشمیر ایک امرِ متنازع فیہ اور اس بناء پر لائقِ گفتگو ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو پھر یہ کہنے کے کیا معنی ہیں کہ "کشمیر اب ایک بند باب ہے" "وہ ہندوستان کا ایک اٹوٹ حصّہ ہے"۔ اور اس لئے اب وہ خارج از بحث ہے" اور اگر یہ موضوع سچ مچ لائقِ گفتگو ہی نہیں تو اب سوال یہ ہے کہ حفاظتی کونسل کا رزولیوشن مورخہ ۲۰ ستمبر جس میں اس امرِ نزاعی کا تذکرہ تھا اُسے جوں کا توں بغیر کسی شرط کے کیوں تسلیم کر لیا گیا؟ ۶۲ء میں پنڈت جی اور صدر ایوب کا جو مشترکہ اعلان نکلا تھا اُس میں اِس کا ذکر کیوں تھا؟ کیا اس طرح کے اعلان میں ہندوستان کے کسی اور حصہ کا ذکر روا ہو سکتا تھا؟ یہی وجہ ہے کہ مغرب کی بڑی طاقتوں کا ذہن بھی اب تک اس معاملہ میں صاف نہیں ہے اور یہ مسئلہ اب تک بِس کی گانٹھ بنا ہوا ہے۔ ضرورت ہے کہ اس کے متعلق ایک نہایت واضح صاف اور معین پالیسی ہو، اُس پر سختی سے عمل کیا جائے، اور ہر جگہ اُس کی پیروی کی جائے۔ تاکہ یہ روز روز کا خرخشہ ختم ہو اور مستقل اور پائدار امن کی شکل پیدا ہو، اقوامِ متحدہ کی فوج اور اُن کے مبصروں کے ذریعہ امن قائم رکھنا کوئی امن نہیں ہے۔ اور دو قریبی ہمسایہ اور خود مختار آزاد حکومتوں کے لئے لائقِ فخر نہیں بلکہ سرمایۂ ننگ و عار ہے۔

© rasailojaraid.com